60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 955 **Participant Code:** 3

سانپ کی جیسا انسان بھی ہیں یہاں ...

صبح کا وقت تھا - امّی نے اجمل کو نماز پڑھنے کے لئے بلا رہی تھی - اس وقت میں کوئی آواز کہیں سے آرہی تھا - انّا للّٰه و انّا الیه راجعون .... انّا للّٰه و انّا الیه راجعون .... انّا للّٰه و انّا الیه راجعون .... - اجمل نے کہا کے کوئی مر گئے ہے، آؤ ہم کو دیکھیں ... - اجمل اور امّی نے کسی کی موت کی خبر سنکر ناراض ہوئے ہے - کس کے موت ہوئی ہے، وہ کہاں تھے، وہ کیسے مر گئے ہے، اجمل نے امّی سے پوچھنے شروع کیا - امّی نے اجمل کی بات سنکر اپنے پڑوسی سے اس کی موت کی وجہ پوچھنے لگا - پڑوسی نے کہا کہ وہ ایک معمول موت نہ ہے - ہم کو خبر ملی کہ دو موت ہوئی ہے، ایک ماں اور ان کی چھوٹی بیٹی .... اس بات کہنے میں پڑوسی کی آنکھوں سے پانی ڈوبنے لگی - امّی نے کہا کہ دیدی مجھے ساری بات سناؤ - پڑوسی نے وہ موت کی کہانی کہنے شروع کیا -

ایک جھونپڑی میں وہ ماں اور بیٹی جیتے تھے - انھیوں نے بہت غریب لوگ تھے - اس عورت نے دن بھر کام کرکر اپنے زندگی کی خرچ اڑاتی تھی - اس عورت

کی شوہر بیماری سے موت ہوگئی تھا - انہوں نے بہت
بے دردی سے اپنے زندگی گزرتے تھے - اس عورت کی بیٹی
دور سکول میں ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی - ایک دن
اس عورت کی بیٹی نے سکول میں جاتے وقت اس بیٹی
کی پیچھا آکر کوئی گاڑی زور سے مار لیا - اور اس گاڑی والا
اس بچّی کو وہاں چھوڑکر گاڑی اڑاکر بھاگ لیا - وہ اسے
چھوڑی بچی کو دیکھنے اور آسپتال میں دکھانے کی کوئی کوشش
نہیں کیا - وہ بیٹی نے خون میں ڈوبکر سڑک میں گر
پڑی تھی - سارے لوگ دوڑکر آئے اور اپنے موبیل
میں اس بیٹی کی تصویر پکڑے اور سارے سماج
خبروں میں ڈالے - اس بیٹی نے اپنے جان کے لئے
تمنّا رکھتے تھے - لیکن کوئی لوگ اس بیٹی کو آسپتال
نہیں پہنچایا - اس خبر اس بیٹی کی ماں نے سنا -
جلدی سے ماں آکر اس بیٹی کو آسپتال پہنچایا -
وہاں کی ڈاکٹر کہا کہ "تمہاری بیٹی کی جان بچانا بہت مشکل
ہے -" اس آسپتال میں کسی لوگ دو گردوں بھی خراب
ہوکر رہتے ہے - ڈاکٹر نے کہا کہ "تمہاری گردوں میں ایک
گردے وہ آدمی کے لئے بیچیں تو تمہاری بیٹی کی جان
میں ضرور بچائے گا" - اس ماں اپنے بیٹی کی

60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 955 **Participant Code:** 3

اوپر بہت محبت رکھتے تھی۔ وہ ~~اپنے~~ عورت سوچا
کی اپنے جان دیکر بھی اپنے بیٹی کو بلکل بچادہ ہے۔
ڈاکٹر کی بات سنکر اس عورت نے اپنے گردہیں دینے
شروع کیا۔ جیسے اس عورت کی ایک گردے اس آدمی کے
لئے بیچلیا۔ ماں سے ان کی بیٹی کو جاکر دیکھتے ہیے۔
غم سے وہ رونے شروع ہوتے ہیے۔ کچھ دیر وقت کے باد
اس ماں نے زمین میں گر پڑتا۔ ڈاکٹروں آکر دیکھا اور
علاج کرے۔ بات یہی تھا کہ اسے ایک گردے خراب تھی
اور اس ڈاکٹر کو معلوم تھا کہ اس ایک گردے خراب تھی
جیسے وہ ڈاکٹر نے اس عورت کی اور ان کی بیٹی کے
بھی جان اڑایا۔

اجمل کی امّی نے پوچھا کہ اس بیٹی کیسے مرگئے
ہے۔ اسل میں سچ یہ ہے کہ اس بیٹی اسپتال میں
آنے سے پہلے موت ہوئی ہے۔ اس ڈاکٹروں پیسے کمانے
کے لئے اس کی عورت کی گردوں بھی لے لیا۔ ان کو
پہلے معلوم تھے کہ اس عورت کی ایک گردے خراب تھی۔
پھر بھی وہ اس کی گردیں لیکر انکی جان بہت بے
دردی سے اڑایا۔ اے انصاف ہے۔ بلاکل انصاف
ہے۔ پڑوسی نے کہا۔

اجمل کی امّی نے پوچھا کہ اس بچّی کو ایک گاڑی آکر مار لیا
اس کے وجوہات کیا تھے ؟ پڑوسی نے کہا کہ اس بچّی اسکول
جانے وقت اس گاڑی نے زور سے آکر مار لیا - پولیس نے
اس کے بارے میں دیکھا تب پتا ہوا کہ وہ اس کی
ٹیچر کی گاڑی تھی - وہ ٹیچر نے اس بچّی کی جان اڑایا ہے -
اس ٹیچر کو اس بچّی کے اوپر بہت غصّہ تھی کیونکہ اس ٹیچر نے
بہت بری تھی ، بچّوں کو بار بار سے مارتی تھی - اس
کی وجہ اس عورت کی بچّی نے اس اسکول کی ہیڈماسٹر
سے کہا - انہوں نے اس ٹیچر کو اس اسکول
کی کام ختم کر کے دوسرے اسکول جانے کی تاکید کی -
اسی وجہ اس ٹیچر نے اس غصّہ وہ بچّی سے کیا -
جیسے اس بچّی کی موت ہوئی - ہمارے سماج کی
حالت سنکر اور دیکھکر اجمل کی امّی اور پڑوسی
چیخ کر سے رونے لگے -

شام کو اجمل نے اسکول سے آیا - امّی نے
اس کو اس موت کی سارے کہانی کہا - اجمل
ڈرنے لگا - - اجمل نے کہا کہ "ہم کو عالم ٹیچر سے
ملتے ہے - ان کو ہم ہمارے ماں باپ کی جیسے دیکھتے ہے
ہم کو کوئی بیمار آتے تو ہم ڈاکٹر کی سامنے جاکر

علاج کرتے ہے - انہوں نے ہم کو تسلی دیتے ہے -
ہم علاج کرنے کے لئے ڈاکٹر کو اپنے جان بھی دکھاتا ہے -
وہ ہم کو تسلی دیتے ہے - آجکل آج کی حالت کیا ہے -
انسان اتنے بری بن گئے ہے - سارے انسان اپنے
کو دیکھتے ہے - اسے سب انصاف ہے - اس کے لئے کچھ زرور
کرنا ہے" اجمل کی بات سنکر دادا نے کہا کہ "ہمارے
دنیا میں جس طرح آدمیاں ہے وہ تو کچھ لوگوں
ہے، سارے لوگ جیسے استعمال کرنے والے نہ ہے -
ہم پہلے اپنے کو بچاتے ہوں - ~~دوسر~~ دنیا کی انصاف
کو سنبھال تمہاری جیسے بچوں کو ہوتے ہے -
اگلے دن اجمل اسکول جانے کے لئے ~~تیار شروع~~
تیار ہو رہا تھا - باہر بیٹھے اجمل کی امی کو ڈر
ہو رہی تھی - سماج کی حالت دیکھ کر اپنے بیٹا
کو باہر بھیجنے بھی ڈر ہوتے ہے - اجمل نے صبح کی
ناشتہ ہو کر اسکول جانے کے لئے باہر نکلتا ہے اور
امی سے کہتے ہے کہ "امی میں جاتا ہوں السلام علیکم
تب امی نے کہا گیا وعلیکم السلام ... بیٹا دیکھ کر
چلو، چاروں طرف سانپ ہیں -
بیٹا! اپنا خیال رکھنا -